دین اسلام کا اسوہ حسنہ یا طرز عمل کیا ہے۔۔۔

یا

رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ یا طرز عمل کسے کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے لیے اور ہمارے لیے کس رسول کے اسوہ حسنہ یا طرز عمل کو بہترین نمونہ کہا۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔۔۔۔

اسوہ حسنہ دیکھیں یعنی طرز عمل دیکھیں گذارش ہے کہ۔اگر ساتھ ساتھ قرآن پاک سے تصدیق ہوتی جائے۔تو زیادہ بہتر ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو جس بات میں شک ہو۔تو چیٹ جی پی ٹی سے اس ایت کو ریسرچ کر لیں جس کا طریقہ یہ ہے۔کہ ایت کا نمبر اور سورت کا نمبر لکھ دیں یا بول دیں۔تو فوراً جواب آجائے گا۔یعنی آپ کو قرآن پاک نہیں کھولنا پڑے گا۔اور تلاش نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔آپ کے سامنے واضح دوٹوک جواب آجائے گا۔۔۔

اسوہ حسنہ دیکھیں یعنی طرز عمل دیکھیں یعنی طرز زندگی دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔

بے شک آپ ﷺ کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔۔غور کرنے کی بات ہے۔کہ یہ کون سا رسول ہے۔جس کے بارے میں رسول ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے۔کہ

۱ اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک آپ ﷺ کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو ۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔اس کیلئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرز عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔یعنی اللہ کے رسول کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔مگر ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ اللہ تعالیٰ کس رسول کی بات کر رہے ہیں۔مگر آنے والی آیات میں ہر چیز واضح ہو کر سامنے آجائیگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

۲ سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اوران سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا بندگی یعنی غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ہم نے تمہاراانکار کر دیا اور ہمارے اورتمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آوَ۔ جو ایک ہے۔مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزعمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرزعمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرزعمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزعمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرزعمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاوَ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں یعنی نافرمانوں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرزعمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرزعمل نبی کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرزعمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرزعمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرزعمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرزعمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزعمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ملتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیمی کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے ۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

نوٹ

یادرکھنے کی بات یہ ہے۔کہ تمام فرقے اس اسوہ حسنہ سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔انہوں نے اپنا اپنا دین ایجاد کر لیا ہے۔۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو نہیں مانتے۔بلکہ رسول ﷺ کے ساتھیوں یعنی صحابہ کرام کو مانتے ہیں۔یعنی ان پر ایمان لاتے ہیں۔ان کے نام سے بنائی گئی آحادیث کو اسوہ حسنہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

ہمارا امام نہ ابو حنیفہ ہے۔نہ شافعی ہے۔نہ حنبل نہ مالکی ہے۔۔بلکہ ہمارا امام اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو بنایا ہے۔

۳ ۞ سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناوَں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔ اورانہوں نے اسے پورا کرکے دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناؤں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔ یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی ہمارے **پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔**

نوٹ

یاد رکھنے کی بات یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خوامخواہ ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کا امام نہیں بنادیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا چند باتوں میں امتحان لیا۔ جب وہ اس

امتحان میں پاس ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔۔۔ یعنی ہمارے امام ابراہیم علیہ السلام ہیں۔۔۔

رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ اور ایمان لانے والے صحابہ کرام بھی نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست ہے۔

۴ سورہ آل عمران۔ آیات 67 تا 68۔ پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو حنیفا یعنی یکسو مسلم تھے۔ اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کررہے ہیں۔ کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔ بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھے۔ اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔ جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔ اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں۔ اس ایت میں ایمان والے صحابہ کرام کو دیکھیں۔ جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔

خواتین وحضرات!

یادرکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ رسول ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کرام نے ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیم کی اولاد کہاہے۔ اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کریں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ سے ہے یعنی ہم ابراہیم کی اولاد ہیں۔ ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

۵ سورہ ابراہیم۔ آیت 35۔ پارہ 13

اور جب ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی بندگی یعنی غلامی سے بچا۔ بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی بات کررہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔ بڑا مہربان ہے۔

ہم نے اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت بننا ہے۔ یعنی امت بننا ہے۔ یعنی قوم بننا ہے۔

نوٹ

یادرکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو ابراہیم علیہ السلام کے ہوں گے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ ابراہیمؑ مسلم تھے۔ اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔ اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔ جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔ یعنی پاک کرے۔ تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔ یعنی ابراہیمؑ کی امت شمار ہو۔۔

۶ سورہ البقرہ۔ آیات 128 تا 129۔ پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو۔ اور ہم کو طریقے دکھا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے

والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیج، جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے۔ بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔ کہ اس مسلم امت کے لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج۔ جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو مومنوں میں بھیجا۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی امت میں بھیجا۔

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔ تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔ وہی جسے رسول ﷺ نے آیات کے زریعے پاک کیا۔ قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔ جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین و حضرات۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا تھا۔ کہ رسول ﷺ کو ہماری طرف حکمت والی آیات دے کر بھیجا۔ مگر ہم نے اس احسان کی قدر ہی نہیں کی۔ اور چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے اور بغیر سیکھے پڑھا جا رہا ہے۔ اور اس طرح ہم لوگ گمراہی سے نکلے ہی نہیں۔ جب ہم قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کریں گے۔ تو گمراہی سے نکل آئیں گے۔ آئیں اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھتے ہیں۔

۷ سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ کو بھیجا۔ اور لوگ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں یا بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔

خواتین و حضرات۔

آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

۸ سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

خوتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ اگر ہم نے قرآن پاک نہ سیکھا تو ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ اور گمراہ ہی رہے۔ **اگر قرآن پاک کی حکمت والی تعلیم سیکھی۔ تو وہ سب سیکھ لیں گے۔ جو ہم نہ جانتے۔**

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو ہمارا دینی باپ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ دین ابراہیمؑ کی ملت کا دین ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد یعنی کوشش کرنے کا حکم دیا ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے باپ ابراہیمؑ کے دین کے بارے میں بتایا ہے۔ جس کی گواہی رسول ﷺ دیں گے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔ یعنی اس دین کے لیے جہاد یعنی کوشش کریں گے وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔ اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

۹ **سورہ الحج۔ آیت 78۔ پارہ 17**

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو اس کا جہاد سچ ہے اُس نے تمہیں منتخب کر لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ اُس

نے تمھارانام فرمابردارکھاہے۔یعنی مسلم رکھاہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارانام مسلم یعنی فرمابردار رکھاتھااوراس قرآن میں بھی یہی ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہواورتم لوگوں پر گواہ ہونماز قائم کرواورزکوہ دواوراللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑلووہی تمہارامالک ہےاور بہت ہی اچھامالک اور بہت ہی اچھامددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرواس کے لیے کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیاہےاوردین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہوجاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارانام مسلم یعنی فرمابردار رکھاتھااور

اس میں بھی فرمابردار رکھاہے تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اورتم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جواللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتاہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایاجارہاہے اللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑلو یعنی قرآن پاک کومضبوطی سے پکڑلونماز پڑھوزکوۃ دواللہ تعالیٰ تمہارامالک ہے اور بہت اچھامددگارہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی ۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جوبھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیاہے۔پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کانام بھی مسلم تھا۔اگرہم فرقے چھوڑکر رسول ﷺ پرایمان لے آئیں اورقرآن پاک کومظبوطی سے پکڑلیں توہمارانام بھی مسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کوسیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔اورانہیں منتخب کرلیاتھا۔

۱۰ **سورہ نحل۔آیات 120 تا 122۔پارہ 14**

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابرداریکسو یعنی حنیفاتھی۔اوروہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزارتھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیااور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اورہم نے دنیامیں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابرداراورحنیفاتھی۔یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسوتھےیعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔اورمشرکوں میں سے نہ تھے۔للہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزارتھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کرلیااورسیدھے راستے کی ہدایت دی۔اورہم نے دنیامیں ان کوبھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کررہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کووحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

۱۱ **سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14**

پھرہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جوحنیفا تھی اورمشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کووحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جوحنیفاتھی۔اورمشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیت پیش کررہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اوریہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ان آیات میں اھدِ ناالصراط المستقیم کامکمل جواب ہے۔

۱۲ سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔وہ ایک درست دین ہے۔ابراہیم کی ملت جوحنیفاتھے ۔اورمشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت پر ہوں ۔جوبالکل ٹھیک دین ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہیں کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ ابراہیمؑ کے درست دین میں اختلاف کریں گے۔وہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔للہ تعالیٰ خود انہیں بتائے گا۔جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔اور جوانسان بھی عمل کرتا ہے۔تو وہ اسی کے زمہ ہے۔

۱۳ سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے ابراہیم کی ملت جو یکسوتھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔آپ ﷺ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جوانسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتادے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

۱۴ **سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4**

آپ ﷺ کہہ دو۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اپنے فرقے چھوڑ کر ابراہیمؑ کی ملت یا امت کی اطاعت کریں گے۔تو ہم بھی مشرک نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اسلام کا مطلب یعنی اسلام کی تعریف دیکھیں۔اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے منتخب کیا ہے۔۔

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱۵ **سورۃ البقرہ۔آیات 130 تا 132۔پارہ نمبر 1**

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں منتخب کرلیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

جب ان سے ان کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار ہیں۔یعنی اسلام لائے۔اسی بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کرلیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

۱۶ سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو حنیفا تھی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرزِ عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداراں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرزِ عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔

ن کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔

۱۷ سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ 1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی بندگی یعنی غلامی کروگے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی بندگی یعنی غلامی کروگے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کروگے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تاکہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یاد رہے کہ مسلم اور بندگی یعنی غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

۱۸۔ سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہوگئے۔

۱۹۔ سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہوجاؤ یا نصرانی ہوجاؤ ہدایت پاجاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو حنیفا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔اللہ تعالیٰ کا رنگ۔۔اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے اچھا رنگ کس ہو سکتا ہے۔اور ہم تو اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے ۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔جس سے نام نہاد اُمت مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے

۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

۲۰ سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

۲۱ سورہ انعام۔آیت 159۔پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں دین کس سے سیکھنا چاہیے۔صرف اللہ تعالیٰ سے۔۔۔

سورہ آل عمران۔آیت 73۔پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ اس کا قرآن ہے۔ یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یاد رہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔ اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔ آیات 208 تا 209۔ پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔ کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔ پھسل گئے۔ آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔ تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔ فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ نہ اوقات ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں۔ یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔ آیات 37 تا 40۔ پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید کے ساتھیو۔ کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک ہے۔ زبردست غالب ہے۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔ اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔ جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔یہ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل ہے۔

سورہ شعراء۔آیات 69 تا 85۔پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ہم بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔اس نے کہا۔کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے۔بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔۔۔ بندگی یعنی غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔یہ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل ہے۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور پرہیز گار بنو۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی ذمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے

ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل دکھایا گیا ہے یا د رہے کہ یہی طرزِ عمل آپ ﷺ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرزِ عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔ آیت 31 تا 32۔ پارہ 17

حنیفاء یعنی یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔ یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔ تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرزِ عمل سکھایا گیا ہے کہ حنیفاء یعنی یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔ تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

کون سا دین درست ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟

درست دین حنیفاء دین ہے۔ کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سورہ روم۔ آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس تم حنیفا یعنی یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی درست دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔ اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار بنو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ بس حنیفا یعنی یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔ اور ابراہیم کے طرزِ عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ جو یکسو تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔ اور مشرک نہ تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔ اگر آپ فرقوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ تو مشرک ہیں۔ اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔ اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔ اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔ تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ جو انسان قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔

سورہ رعد۔ آیت 36 تا 37۔ پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی

ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار رہو گا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کیساتھ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔ آیات 2 تا 3۔ پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ تا کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ ہر کسی کی اطاعت سے روک دیا ہے۔ منع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔ آیات 43 تا 45۔ پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ درست دین کی طرف قائم رکھو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہو گا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہو گا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تا کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنا چہرہ درست دین کی طرف رکھو۔ اس سے پہلے کہ قیامت آ جائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا۔ یعنی نافرمانی کی ہو گی یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔ تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل ہے۔ کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا جو علم میرے پاس آیا ہے۔ وہ آپ کے پاس نہیں آیا۔ بس آپ میری اطاعت کریں۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمھارے کچھ کام آ سکتی ہیں ۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس آپ میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی

بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہوجائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس آپ میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہوجائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔کہ وہ سوچ بچار تحقیق جستجو کے مالک تھے

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اوراس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھارہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پاجانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوگیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔پھر جب وہ غروب ہوگیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بےزار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے یکسو یعنی حنیفا ہوکر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔اوراسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔تو اُس نے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔اور میں اُن سے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔

بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اورانہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے۔اور یہی ہدایت پر ہیں۔یہ ہماری دلیل تھی۔جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کردیتے ہیں۔بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہوجاتی۔تو وہ بے چین ہوجاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اوران کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔کہ وہ سوچ بچار تحقیق جستجو کے مالک تھے

سورہ البقرہ آیت نمبر 260۔

اردو ترجمہ

اور جب ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔اللہ نے فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن اس لیے کہ

میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اللہ نے فرمایا: پس چار پرندے لو، انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو، پھر ان میں سے ہر ایک کا ایک حصہ کسی پہاڑ پر رکھ دو، پھر انہیں بلاؤ، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے۔ اور جان لو کہ اللہ زبردست، حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام سوچ بچار کرنے والے۔ ایسے نبی تھے جن کو اللہ تعالی نے ہمارا امام بنایا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ آپ کیسے زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ کیا تجھے مجھ پہ یقین نہیں ہے۔ انہوں نے کہا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ۔ یقین ہے۔ مگر میں اپنے دل کی تسلی چاہتا ہوں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اچھا تم چار پرندے لے لو پھر ۔ پھر ان کو اپنے ساتھ عادی کر لو۔ ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کا ایک کا ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دو۔ اور پھر انہیں بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے اور بے شک اللہ تعالی سے بڑی حکمت والا ہے۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔ کہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک بادشاہ سے اللہ تعالیٰ کی وحداینت پر کس طرح بحث کی ۔۔۔۔۔۔

سورہ البقرہ آیت 258

ترجمہ

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، اس وجہ سے کہ اللہ نے اسے بادشاہی دے رکھی تھی؟ جب ابراہیمؑ نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ کہنے لگا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: بے شک اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو تم اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔ پس وہ کافر دنگ رہ گیا، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک بادشاہ سے اللہ تعالیٰ کی وحداینت پر بحث کر رہے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے۔ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں اس کے جواب میں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ تو اسے مغرب سے نکال کر دکھادے۔ بادشاہ لاجواب ہو گیا.. اور اللہ تعالی ظالم کو ہدایت نہیں دیتا

سورہ البقرہ (آیت 135)

ترجمہ:

اور انہوں نے کہا: تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ کہہ دو: بلکہ ہم تو ابراہیمؑ کے ملت پر ہیں جو یکسو یعنی حنیفا تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول ﷺ کے زریعے قرآن پاک میں بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس ہو؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

سورہ البقرہ آیت 140

ترجمہ:

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد سب یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس ہو؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں. کہ تم ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی تھے.. اپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالی زیادہ جانتے ہیں. رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالی کی گواہی کو چھپائے. جو اس کے پاس ہو. اللہ تعالی تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں گواہی دی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے،

سورہ آل عمران آیت 67

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے .. بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے، اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالی ساری دنیا کو بتا رہے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ یکسو مسلم تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے

خواتین وحضرات

جب میں نے چند گروپ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تبلیغ کی۔تو لوگ اس بات پر جھگڑ رہے تھے۔کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں۔تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں کیا کہتے ہیں،

سورہ آل عمران آیت نمبر65

اردو ترجمہ:

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ تورات اور انجیل تو اُن کے بعد نازل کی گئیں۔کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو تم جھگڑ چکے، پھر جس بات کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں اس میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اسورہ آل عمرن آیت نمبر66

اردو ترجمہ:

!تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو تم جھگڑ چکے، پھر جس بات کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں اس میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس بات کا جواب دیا جا رہا ہے۔(آیت 67) میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ وہ تو ایک یکسو مسلم تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ آل عمران آیت 67

ترجمہ

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے .. بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے،اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤ اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اور پھر اللہ تعالیٰ

جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔ابراہیم علیہ السلام نے ایک بادشاہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کس طرح بحث کی

سورہ صافات۔آیات 83 تا 111۔پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے گروہ میں سے ابراہیمؑ تھا۔جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔ تمھیں کیا ہوا ہے۔کہ تم بولتے نہیں ہو۔پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو ۔جن کو تراشتے ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔انہوں نے کہا۔اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال د۔انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔پھر جب دونوں نے مان لیا۔اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ابراہیمؑ پر سلام ہو۔اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک وہ ہمارے مومن بندوں یعنی غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔
رسولوں کا طرز عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرز عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے یعنی غلام بن سکتے ہیں۔یہی رسولؐ کا طرز عمل تھا۔اور تمام انبیا کا بھی۔
اللہ تعالیٰ کے بتائے گئے دین کے طریقے کے علاوہ کسی طریقے کی اجازت نہیں۔۔۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہو گی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔کہ وحدانیت سمجھنے کے لیے ایک رب سے رجوع کرتے تھے۔

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا

تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

سورہ ذخرف۔آیت **26** تا**28**۔پارہ نمبر**25**

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرز عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

ایک مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔اس کی تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابردای کرنے والے ہوتے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو گا یعنی مسلم ہو گا۔اور جو نافرمان ہو گا وہ مجرم ہو گا۔اللہ تعالیٰ ان کو ہر گز برابر نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور اسلام لا رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو بھی خبردار کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

سورہ نمل۔آیت 91 تا 92۔پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور سب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو کوئی ہدایت پر آتا ہے۔تو اپنے ہی لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور سب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے۔یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بے خبر رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اور قرآن پاک پڑھنے والے تھے اور قرآن پاک کی ہدایت پر تھے۔اور ہمیں بھی اسی سے خبردار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور پوچھتے ہیں۔کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔کہ لوگ مسلم نہ بنے۔اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کررہے ہیں۔اوراپنادرست دین قیامت تک آنے والےلوگوں کوسکھارہے ہیں یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جوکھانا ملا کرتا ہےاس کےآنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتادوں گا یہ اس میں سے ہے جومیرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔بیشک میں نے اس قوم کاطریقہ چھوڑ دیا ہے۔جواللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اورآخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اوراسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک بنائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کافضل ہے ہم پراورتمام انسانوں پر لیکن اکثرلوگ اللہ تعالیٰ کاشکرنہیں کرتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔یا اللہ تعالیٰ۔ جوایک ہے۔زبردست غالب ہے۔اس کوچھوڑکرتم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہووہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جوتمہارے باپ دادانے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیےکوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کے سواکسی کاحکم نہیں ہے۔اُسی کاحکم ہے کہ اس کے سواتم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو ۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثرلوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔جواپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اورحضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے ۔ جوایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی پر تھے اوراللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہیں کرتے تھے۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثرلوگ علم نہیں رکھتے۔حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پرایمان لانے اورمسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اورخوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جولوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کوخبرتک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہےاورنہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جوہماری آیات پرایمان لائے اورمسلم بن کررہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اورنہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔جوایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کوسچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی اورفرمابردار بن کررہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کومسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اورفرمابرداری کرنے والے کوایمان والا کہا جاتا ہے۔اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کامرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتارہا۔اوراللہ تعالیٰ کانافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اورہم نے بنی اسرائیل کودریا سے پارکردیا۔پھرفرعون اوراس کے لشکر نے سرکشی اورزیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تواس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سواکوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اورفساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگراس کے ایمان کواللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کررہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ9

اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کررہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اورہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔
یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اورہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اوررسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اورتا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کردوں۔اورمیں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کرآیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرواورمیری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اورتمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اورآپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اورہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اوراسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔
پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا
۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اورآپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اورہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ11

اورموسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں اورفرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہواوراس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔جولوگ جادو۔تعویذ کرتے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔اس طرح وہ مسلم نہیں ہیں۔۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسفؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اورباتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اورآسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اورآخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اورصالحین کے ساتھ شامل کر۔
یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اورآپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اوراپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا

ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے ۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے کر لیے۔ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہے

دین خالص کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک میں دیکھتے ہیں۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں یعنی مسلم بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے بندوں یعنی غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انھی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں ۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہوجائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرزِ عمل بتا رہے ہیں۔ ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف

قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 18۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو نا گوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔ اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگرتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔ اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔ جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ آپؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول ﷺ اور ان کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آ جانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپؐ کتاب والوں اور امیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام لانے والے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔ یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔ آیت 98 تا 100۔ پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔ شیطان کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔ قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔ شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور طرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔ آیات 85 تا 86۔ پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔ آپؐ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔ اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے۔ ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی طرف بلانا شرک ہے۔ یعنی اگر رسول ﷺ لوگوں کو قرآن پاک کے ساتھ احادیث کی طرف بلاتے تو یہ شرک تھا۔ یاد رکھیں کہ ہم پر صرف قرآن پاک فرض ہے۔ کوئی دوسری کتاب نہیں۔۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔ تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے۔

سورہ زمر۔ آیات 65 تا 67۔ پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم

ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور شکر گزار بندوں یعنی غلاموں میں شامل ہو جاؤ ۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں ۔

خواتین وحضرات !

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں جنہوں نے شفاعت کے عجیب و غریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہو گی ۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں ۔ یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے ۔ فرقہ والوں نے تو عجیب و غریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب و غریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے ۔

ان آیات میں درست دین کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ اور دو قسم کی مخلوق دکھائی گئی ہے ۔

سورہ البینہ ۔ آیات 4 تا 8 ۔ پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا ۔ انہوں نے نے واضح دلیل آ جانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے ۔ بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے ۔ وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں ۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں ۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے ۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں ۔ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ۔ اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یعنی مشرک اور کافر بن گئے ۔

سورہ نساء ۔ آیات 26 تا 28 ۔ پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ۔ اور تمہاری توبہ قبول کریں ۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں ۔

چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے ۔

سورہ الجاثیہ ۔ آیت 16 تا 20 ۔ پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی ۔ اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی ۔ اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے ۔ پھر انہوں نے علم آ جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا ۔ بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن

جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت کے احکام دیے بس آپ ؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اوران لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے علم میں اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اوران لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

احاطہ کتاب

اللہ تعالی نے ہمیں حنیفا دین کو قائم کرنے کا حکم دیا یہ درست دین ہے۔

) سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس تم یکسویعنی حنیفا ہوکر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کردو۔۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

یہودونصاری کے مقابلے میں اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہدایت تو بس اللہ تعالی کی ہدایت ہے

Surat No 2 :سورۃ البقرۃ - Ayat No 120

ترجمہ!

آپ سے یہوداور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔

یہودونصاری کے مقابلے میں اللہ تعالی نے ابراہیم کی ملت کو ہدایت کہا!

Surat No 2 :سورۃ البقرۃ - Ayat No 135

ترجمہ

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہوجاؤ یا نصرانی ہوجاؤ ہدایت پاجاؤ گے۔آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

صرف ایک سوال ہے۔ کہ کیا ہم درست دین یعنی دین حنیفا کو جانتے ہیں۔اگرنہیں جانتے۔تو اس دین کو قرآن پاک سے چیک کریں۔بار بار اللہ تعالیٰ کے حکم میں غور کریں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں درست دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین